اسلامی تعلیم کی فلاسفی

نمبر (۵)

گذشتہ نمبروں میں میں نے آریہ مسافر کے بہت سے اعتراضات کا جواب خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے دیا ہے یہ سلسلہ اس غرض سے شروع نہیں کیا گیا کہ اس کا منہ بند کر دیا جاویگا کیونکہ یہ بات تو تجربہ نے بتا دی ہے کہ باوجودیکہ بہت سے اعتراضات کے جوابات بارہا لوگوں کو دیئے گئے ہیں مگر جب کوئی ان کی نئی تصنیف یا اخبار اسلام کے خلاف نکلتی ہے تو انھیں ہی پھر دہرایا جاتا ہے۔ اگر پہلے کے قبول کرنے کا ذرا بھی پاس ہو تو کم از کم ایک آدھ مرتبہ ہی کسی نے کہا ہوتا کہ ہاں یہ سوال حل ہو گیا ہے۔ اسی طرح مجھے اُمید نہیں کہ آریہ مسافر کسی ایک امر پر یہ کہدے کہ اب یہ محل اعتراض نہیں۔ بلکہ میری غرض اور نیت صرف یہ ہے کہ **اظہار حق** ہو۔

ایک غلط فہمی

جو لوگ احادیث کو زیر نظر رکھ کر اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ ایک غلطی میں مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر حدیث کو قطع نظر اس کے کہ وہ اصول حدیث کے لحاظ سے کس درجہ کی حدیث ہے پیش کر دیتے ہیں۔ احادیث کے متعلق یہ امور بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی تنقید کا ایک عام اور موٹا اصل یہ ہے کہ جو احادیث **تعامل** کے نیچے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابرات کے عمل درآمد میں آگئی ہیں ان پر تو کسی قسم کا کوئی شبہ ہی نہیں ہے اگر احادیث کی تدوین نہ ہوتی تو بھی وہ اعمال دنیا میں جاری ہوتے۔ ان کے علاوہ جس قدر بھی احادیث ہیں اگر وہ قرآن کریم کی کھلی کھلی تعلیم اور سنت صحیحہ کے خلاف ہیں تو ہم کوشش کرینگے کہ ان کی صحیح تاویل کریں۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہم **حدیث** کو چھوڑ دینگے اور اس اصل کو ہمارے ناظرین خوب یاد رکھیں اور اس امر کو بھی زیر نظر رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا کہ ہم ہر ایک حکم شریعت کے اسرار اور فلسفہ سے واقف ہوں۔ اور نہ اس کی گہری واقفیت ہمیں اس کے عمل پر قادر کر سکتی ہے احکام دینی مصالحہ نوع انسان پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی رنگ میں اس کی مضرت پیش کرے تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔ پس اس سلسلہ مضامین میں یہ امر زیر نظر رہیگا وباللہ التوفیق

لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں فرق

احادیث میں آیا ہے کہ اگر ایسا لڑکا جو ابھی دودھ پیتا ہو پیشاب کر دے تو پانی چھڑک دینا چاہیئے۔ اگر لڑکی پیشاب کر دے تو دھو دینا چاہیئے۔ اس حکم کے متعلق فقہائے کرام اور علمائے عظام میں کے تین اقوال ہیں۔ اول وہی جو مذکور ہوا۔ دوم دونوں کو دھویا جاوے۔ سوم دونوں پر پانی چھڑک لیا جاوے۔ اسلام کے احکام میں یہ عظیم الشان خوبی ہے کہ وہ **الدین یسر** کی تعلیم دیتا ہے تکلیف مالا یطاق انسان پر نہیں رکھتا۔ جیسے ایک مریض آدمی ہو یا پانی ملتا ہی نہ ہو تو بجائے وضو کے تیمم کر لے بیمار نماز میں سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اشارہ سے ارکان نماز کو پورا کر لے۔ اسی طرح اس حکم میں بھی یسر مدنظر رکھا گیا ہے۔ لڑکے کا بول ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ اور لڑکی کا بول اکثر ایک ہی جگہ پڑتا ہے۔ اور وہ باسانی دھویا جا سکتا ہے۔ اور لڑکے کا چونکہ متفرق جگہ پڑتا ہے اس واسطے اس کا دھونا مشکل ہوتا ہے۔ علاوہ بریں لڑکی کا بول بباعث کثرت رطوبت زیادہ ناپاک اور بدبودار ہوتا ہے۔ اور لڑکے کی کثرت حرارت اس کے بول کی بدبو کو خفیف کرتی اور رطوبت کو پگھلا دیتی ہے اس لئے اس میں بدبو اور ناپاکی کم ہو جاتی ہے یہ وہ امور ہیں جو اپنے حسن اعتبار سے لڑکی اور لڑکے کے بول میں فرق ظاہر کر رہے ہیں اور انھیں وجوہات کو نور نبوت نے تمیز کر کے ان کے دھونے میں مختلف حکم دیا۔

کتے اور بلی میں تمیز

حدیث میں آیا ہے کہ کتا جس برتن میں سے پی لے اسکو سات بار دھویا جاوے اور اول یا آخر مٹی سے دھویا جاوے اور بلی اس میں سے پیئے تو ایک بار۔

یاد رکھو کہ ان احکام میں بعض روحانی فوائد ہوتے ہیں اور ان کا جاننا موقوف ہے مناسبت کے علم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور نور نبوت ایک ایسا مقیاس تھا کہ وہ ان امور کو جانچ لیتے تھے آجکل تو مقیاس الحرارت وغیرہ آلات کے ذریعہ انسان بہت سے امور کو معلوم کر لینا آسان سمجھتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ انھیں اس امر کے تسلیم کرنے میں کیا مشکل پیدا ہوتی ہے کہ ایک کامل انسان اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور ایما سے سوسائٹی کے لئے مفید اور مضر احکام کو معلوم کر سکے کتے کے لعاب کی رطوبت کا اثر بہت قوی اور زہریلا ہوتا ہے اور وہ برتن وغیرہ ہر ایک چیز میں یکساں ہوتا ہے۔ علاوہ بریں کتے کی درندگی اُس کی بیحیائی اور بداخلاقی اس کا غضب اور لالچی ہونا ایسے امور ہیں جو مشاہدہ میں آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس شخص کو جو تقرب الی اللہ کے درجہ سے گر جاوے اور دُنیا اور اس کی گری ہوئی خواہشوں میں مبتلا ہو جاوے کتے سے تشبیہ دی ہے۔ سفلی جذبات میں اسیر انسان کتے کی تھوتنی کی طرح ہر وقت نفسانی جوشوں پر جھکا رہتا ہے۔ پس ان امور کو مدنظر رکھ کر اور اس طبی مصلحت کی بناء پر کہ اس کے لعاب میں رطوبت کا اثر قوی اور زہریلا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو سات بار دھونیکا حکم دیا اور سات بار دھونے کی تاکید اور اس تعداد کا تعین اس امر پر دال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نبوت کے ذریعے یہ علم تھا کہ اس حد تک دھونے سے وہ اثر ابدی اور زہر دور ہو جاتا ہے۔ اور مٹی میں ایک ایسی تریاقی خاصیت ہے کہ وہ بدبو کو دور کرتی ہے۔ اور بعض سمی اثروں کو زائل کر دیتی ہے **اور مٹی سے برتن مانجھنے والی قوم کو تو** اس پر اعتراض کرنا اور تو اور بھی نادانی کا موجب ہے۔ پھر کتا جو چیز کھاتا ہے اس کے ساتھ اس کا منہ آلودہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنا منہ صاف نہیں کرتا۔ برخلاف بلی کے کہ وہ اپنے منہ کو چاٹ کر صاف کر لیتی ہے۔ بلی کا خاصہ ہے کہ وہ نجاست سے آلودہ نہیں رہتی جب کوئی چیز کھاتی ہے تو اپنے منہ کو صاف کر دیتی ہے اور یہ بات کسی اور جانور میں نہیں ہے کتے کے تو گھر میں بھی رکھنے کی اسی لئے ممانعت ہے ہاں بعض خاص ضرورتوں حفاظت مویشی و کھیتی وغیرہ کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور بلی چونکہ عموماً گھروں میں رہتی ہے اس لئے نور نبوت نے ان کے لئے احکام کی صراحت فرمائی۔ آج جبکہ **طاعون** نے اپنے خوفناک حملوں سے ملک کو صاف کر دیا ہے۔ **بلی** اور **کتے** کے فوائد میں امتیاز کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوربین نبوت قدسی کا پتہ لگتا ہے طاعون کے حملے سے بچنے کے لئے بلیوں کا پالنا ایک ضروری امر سمجھا گیا ہے۔ اور بعض ملکوں میں جہاں بلیاں نہ تھیں بلیاں پہنچائی گئی ہیں۔ بس اب تو اس حقیقت کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

جملہ معترضہ

اس حد تک لکھ کر مضمون کاتب کے حوالہ کیا جا چکا تھا کہ ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء کا آریہ مسافر میری نظر سے گذرا اُس میں "الحکم کے اعتراضات کا بے لاگ جواب" کے عنوان سے آریہ مسافر نے الحکم کی ان گذشتہ اشاعتوں پر کچھ لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اور قریباً آٹھ کالم کا مضمون لکھا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ خلط بحث کروں اور اس کے جواب الجواب کیطرف توجہ کروں اور نہ یہ سلسلہ الحکم میں کسی مباحثہ کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ آریہ مسافر بڑی خوشی سے اس کا اعلان کر دے کہ ایڈیٹر الحکم مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں مجھے **اظہار حق** مقصود ہے اور جس تعلیم کو حق سمجھ کر ہم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تائید کے لئے جو کچھ بھی ہم کر سکتے ہیں اس کے لئے خدا کے فضل سے آمادہ ہیں پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ مسافر کے ان مطاعن اور دور از مطلب باتوں میں نہ اُلجھ کر صرف ان امور پر توجہ کروں جو مطلب خیز ہوں آئندہ اس کے جواب الجواب میں بھی یہی مسلک مدنظر رہیگا۔ وباللہ التوفیق

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

جلد ۱۶ نمبر ۸

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۔ صہ

ہندوستان سے باہر سے ۔

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲ / ۔



الحکم

۲۸ فروری ۱۹۱۲ء

قادیان دارالامان

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

چہ گویم باتو گرای چہار قادیاں بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا ۔

معارف قرآن مجید

مقتبسہ از انوار افاضات علّامہ نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین

مذاہب عالم پر سرسری نظر

سناتن دھرم تو کوئی مذہب نہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوؤں کے تمام لیڈر جمع ہوکر ہندو کی کوئی جامع مانع تعریف نہیں کرسکے۔ نہ کھان پان کا امتیاز رکھنے والوں کو نام ہندو ہے نہ قائلین تناسخ کا۔ نہ وید کے ماننے والونکا۔ نہ مردے جلانیوالوں کا نہ گائے کا گوشت کھانیوالوں کا۔ ہندوؤں میں وہ بھی داخل ہیں جو مرگھٹ میں آگ جلاکر انسان کی کھوپڑی میں کھانا پکاکر کھاتے ہیں اور انسانی دانتوں کی تسبیح ر مالا ہر کھتے ہیں۔

عیسائی مذہب

بھی کوئی مذہب نہیں ان میں شریعت جو مذہب کے دستور العمل کا نام ہے لعنت قرار دیگئی ہے۔ سارا دارومدار کفارہ پر ہے۔ معلوم نہیں کفارہ نے انکو کیا فائدہ دیا اور کس طرح سب کی نجات کا موجب ہوگیا۔ اس میں گناہ کی مزدوری موت بتائی جاتی ہو اور یہ کہ عورت کو دردزہ ہوگا۔ اور کہ آدمی اپنے پیشانی کے پسینے سے روٹی کھائیگا۔ اب یہ باتیں جو گناہوں کی سزا ہیں ہیں تو اب تک کفارہ پر ایمان لانیوالوں میں بھی ہیں پس کفارہ نے ان کو کیا فائدہ دیا۔

آریہ دھرم

سناتن دھرم والے تو بت پرست ہیں۔ ان کے بتوں کی تعداد تو بہت تھوڑی ہے مگر یہ تمام کائنات عالم کو خدا کہتے ہیں کیونکہ مادہ اور روح کو خدا کے برابر ازلی ابدی سمجھتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ مادہ اور اس زمانے کا بھی ازلی ابدی ہونا لازم آتا ہے۔ اس سے بڑھکر شرک اور اللہ تعالیٰ کی بیقدری کیا ہوگی کہ وہ چیزیں بنانے میں دوسرا اور چیزوں کا محتاج ہے اور ان کا خالق نہونے کی وجہ سے ان کے خواص سے نا آشنا اور معبود بننے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ پھر یہ لوگ ابدی نجات کے قائل نہیں تو اس صورت میں ایک مسلمان اور آریہ میں کیا فرق رہیگا۔ اگر مسلمان ان کے نزدیک مکتی نہیں پائیگا تو ایک آریہ بھی تو ابدی مکتی سے محروم ہے۔

سنگھ ازم

یہ لوگ بھی دو مذہبوں کے مذہب پر چلنے والے ہیں۔ اول تو سنگھ کہتے ہی ہیں سپاہی کو ہیں۔ پھر ان کی اپنی کوئی شریعت نہیں۔ کچھ مسلمانوں کے تابع ہیں کچھ ہندوؤں کے۔

برہمو سماج

یہ لوگ بھی عجیب مذہب رکھتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ ہم تو خود معقول بات اور کانشنس کی ہدایت پر چلتے ہیں مگر اس کانشنس پر ہزار افسوس جو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تمام انبیاء جھوٹے اور دنعوذ مصلحت آمیز کے پابند تھے ستاری...

دنیا کے مذاہب نے پیغمبروں کو مانا اور انکو راستباز جانا۔ مگر یہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم تو معقول بات ضرور ملنتے ہیں اور تجربہ اور مشاہدہ کو صحیح جانتے ہیں۔ کیا یہ بات ان کے تجربہ میں نہیں آئی کہ بیٹھے بیٹھے ہم بدی یا نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ جب ہر تحریک کے لئے ایک محرک ہے تو کیا وجہ کہ اس بدی یا نیکی کے محرک شیطان یا ملک پر ایمان نہیں لاتے۔

معیار صداقت مذاہب

مختلف مذاہب کا یہ حال ہے اب یہ سوال کہ سچا مذہب کونسا ہے بہت صفائی سے حل ہو سکتا ہے وہی جو فطرت صحیحہ کے مطابق انسان کو دینی دنیوی ترقیات دلانیوالا ہو اور ہر زمانہ میں اس کے نمونہ خلقت کے سامنے پیش ہوتے ہیں ایک امیر نے مجھے کہا کہ پراچین مذہب سچا ہو سکتا ہے (اس کا مطلب تھا کہ اسلام تو تیرہ سو برس سے ہے وہ سچا نہیں ہو سکتا۔) میں نے کہا بہت ٹھیک اسلام بھی پراچین ہی ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلعم کو ارشاد ہوتا ہے **فبھداھم اقتدہ** وہ کہنے لگا آپ تو چندے بہت نیلے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا وہ کس کی پرستش کرتے تھے۔ کہا وشنو کی۔ میں نے کہا وشنو کس کی کرتا رہ کہا مہیز کہا اور وہ کس کی کہا برہما کی۔ میں نے کہا برہما کس کی۔ کہنا پڑا پرمیشور کی۔ میں نے کہا پس **لا الٰہ الا اللہ** کے قائل تھے جو ہمارے مذہب اسلام کا خلاصہ ہے اور یہی پراچین مذہب ہے۔

انبیا کس قدر محتاط ہوتے ہیں۔

جب ابن صیاد کی بعض مشابہ بہ دجّال شعبدہ بازیوں کا حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا **اتشھد انی رسول اللّٰہ** کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے جواب دیا آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر اس نے اپنی نسبت سوال کیا تو آپ نے جواب دیا میں اللہ کے سب رسولوں کو مانتا ہوں اس سے اس احتیاط کا پتہ چلتا ہے جو انبیا کرتے ہیں۔ یہ اور ان کے پیرو لوگ کبھی تکذیب کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ میرے دل میں اس وقت کیا ہے تو اس نے کہا دخ روایت میں آیا ہے کہ رسول صلعم نے اسوقت **یوم تاتی السماء بدخان مبین** کا خیال فرمایا تھا۔ ابن عربی نے اپنا ایک ذوق اس واقعہ کے متعلق لکھا ہے وہ کہتے ہیں ابن صیاد کو دخ بھی معلوم ہوتا مگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طور پر بغرض تحقیق امر تشریف لے گئے تھے ہمیں اس حکایت سے یہ فائدہ اٹھانا ہے کہ مباحثہ کبھی اپنی خواہش سے نہیں کرنا چاہیئے اور کبھی پہل نہ کرو چنانچہ میرا معمول ہے کہ جب بات گلے پڑ جائے تو پھر میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں اور خدا کے فضل سے ہمیشہ کامیاب ہوتا ہوں۔ اور مجھے کوئی ایسا واقعہ یاد نہیں کہ میں نے کبھی مباحثہ میں زک اٹھائی ہو۔ ماموریں کی جدا بات ہے انھیں تو اللہ کے حکم سے بعض وقت چیلنج کرنا پڑتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا گیا تو ابتدا ان کی طرف سے بھی نہیں ہوتی۔

ایک علمی لطیفہ

بعض لوگوں نے قرآن مجید کی زبان پر اعتراض کیا کہ **ان ھذا لشیء عجاب** اور **کبارًا** اور **ھزوًا** خلاف محاورہ و غیر فصیح الفاظ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے کسی زباندان بڈھے کو بلاؤ چنانچہ ایک کو مجلس نبوی میں لے آئے۔ آپ نے اسے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب بیٹھا تو فرمایا ذرا آگے آ۔ پھر بیٹھا تو پھر فرمایا ذرا آپ اٹھ کر اس طرف تشریف لے آئیں۔ جب وہ اس طرف بیٹھا تو پھر آپ نے فرمایا آپ ذرا یہاں سے اٹھئے اور ادھر آجائے۔ تو وہ جھنجلا کر بولا **اتتخذنی ھزوًا وانا شیخ کبار ان ھذا لشیء عجاب**۔ اے محمد کیا تو مجھے خفیف بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ میں ایک بڈھا بڑی عمر کا آدمی ہوں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اس طرح پر وہ تینوں الفاظ اس زباندان تجربہ کار فصیح و بلیغ بڈھے کے منہ سے نکلوا لئے اور معترضین نادم ہوکر دم بخود رہگئے۔

لوگ کیوں غافل ہیں

ایک بچہ بھی جزو کل میں فرق سمجھتا ہے۔ آپ اسے ایک چیز دیکر پھر اس سے آدھی دیں۔ تو وہ فورًا اپنی ناراضگی کا اظہار کریگا۔ جس سے ثابت ہوگا کہ وہ جزو کل میں خوب فرق سمجھتا ہے۔ پھر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کسی چیز کے حصول کے لیے ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی چیز اس کے دست قدرت سے اوپر یا دور پڑی ہوگی تو وہ اپنی ماں سے اشارۃً کہیگا کہ وہ مجھے لا دو۔ ایسا ہی میں دیکھتا ہوں کہ پاگل روٹی منہ ہی میں ڈالتا ہے۔ میں پچاس سال سے طب کا پیشہ کر رہا ہوں میں نے کوئی مجنون ایسا نہیں دیکھا جو کھانا کھاتے ہوئے منہ کی بجائے کسی اور جگہ ڈالتا ہے ایک زمیندار بھی اس نکتہ کو خوب سمجھتا ہے کہ غلہ کے حصول کیلئے زمین کی کاشت اور پھر اس میں تخمریزی آبرسانی کی ضرورت ہے۔ اور باوجود اللہ تعالیٰ کو خیر الرازقین جاننے اور **ومامن دابّۃ الا علی اللّٰہ رزقھا** (کوئی جانور نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے)۔ پر ایمان لانے کے محنت کرتا۔ اور دنیاوی اسباب کام لیتا ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی مانتا ہے کہ آنکھیں بند کرلیں تو زبان سے نہیں دیکھ سکتے۔ اور مشک کا منہ اگر کھولدیں تو پانی سے خالی ہوجائے۔ غرض یہ تو سب جانتے ہیں کہ سلسلہ اسباب کا مسببات سے وابستہ ہے اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قواعد و ضوابط اٹل ہیں۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ باایں ہمہ لوگ دین میں بداعمالی و نیک اعمال کے نتائج سے غافل ہیں۔ اور جنت کو بغیر کسی عمل صالح و ایمان صحیح کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دین کے بارے میں **ان اللّٰہ غفور رحیم** (اللہ بخشنہار) **ان اللّٰہ علیٰ کل**

گوشت شتر سے وضو

بکری کا گوشت اگر کھایا ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اونٹ کا گوشت اگر کھایا جاوے تو پھر وضو کر لیا جاوے۔ گوشت شتر اگر ناقض وضو ہے تو اس میں معلوم نہیں آریہ مسافر کو کیوں تعجب آتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے جیسا کہ دو گوشتوں کے درمیان فرق بتایا ہے ایسا ہی دو گلہ بانوں اور دو چرواہوں کے درمیان فرق بتایا ہے یعنی اونٹوں کے چرانے والے اور بکریوں کے چرانے والوں میں۔ یعنی اونٹ چرانے والوں میں فخر اور بڑائی ہوتی ہے اور سکینت اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے امر وضو فرمایا اور بکری کا گوشت کھانے سے امر وضو نہیں کیا۔ یہ ایسا فرق ہے جیسا کہ سود اور خرید و فروخت میں اور مذبوح اور غیر مذبوح میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کا امر فرمایا تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز کے گوشت کا اثر جسم میں بالضرور ہوتا ہے اور جسم کا اثر روحانی ترقی پر بھی پڑتا ہے یہ بحث اگر ضرورت پڑی **حرام حلال** کے مسئلہ میں انشاء اللہ کرینگے۔ اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کے جو اسرار علمائے دین نے بیان کئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ اونٹ میں ایک قسم کی سرکشی اور تمرد اور کینہ توزی پائی جاتی ہے یہ افعال شیطانی رنگ رکھتے ہیں اور اس میں آتشی مادہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے اسواسطے جب انسان گوشت شتر کھا کر وضو کرتا ہے تو وہ گویا وہ حرکات کم ہو جاتے ہیں اور وضو سے ایک خاص سکینت اور ترو تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

عید میلاد اور یاد دہانی

گذشتہ سال **عید میلاد** کی بدعت کے متعلق الحکم کو جو جنگ کرنا پڑی تھی وہ ناظرین کو بھول نہیں گئی ہوگی اور **عید میلاد یا مذہب بر رنگ فیشن** کے عنوان سے جو بحث گئی تھی اس نے حقیقت الامر کو ہمارے نفضل کھول دیا تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و اقبال اور شوکت و جلال ہی کے احیا اور ابقا کیلئے قائم ہوا ہے۔ سلسلہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور پاک زندگی کو دکھایا ہے وہ ان کی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ وہ کارنامے جو ہمیشہ دنیا کی مذہبی تاریخ میں یادگار رہینگے بھول نہیں سکتے۔ جو ان حملوں کے جواب میں آپ سے ظاہر ہوئے جو عیسائی اور آریہ قومیں اسلام پر کرتی ہیں پھر ان کے جانشین اور خلیفہ بلافصل **نور دین** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی زبردست تحریروں فصل الخطاب۔ نور دین اور تصدیق کے ذریعہ جو خدمت کی وہ عیاں ہے۔ ابتک قرآن کریم کی خدمت میں جس طرح پر وہ لگا ہوا ہے دنیا جانتی ہے۔ ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت اس سلسلہ کے ایک فرد کو ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ شرائط بیعت میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور حضرت مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح ہمیشہ اپنے مریدین کو وظائف میں درود شریف۔ استغفار اور لاحول اور فاتحہ بتاتے ہیں۔ مگر سلسلہ عالیہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ یہ قوم جس میں وہ اخلاص اور صواب کی روح پھونکنا چاہتے ہیں ایسی باتوں میں گرفتار ہو جو اس کے خلاف ہوں۔ گذشتہ سال سے ان لوگوں نے جو اسلام کے اس قدر ہمدرد ہیں کہ **تعداد ازدواج** کو نعوذ باللہ ناجائز قرار دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شریعت کے خلاف اپنے اخباروں میں یہ تحریک کرتے ہیں کہ ایسے معاہدات ہوں کہ جو لوگ ایک سے زیادہ بیوی نہ کرینگا عہد کریں ایسی ہی شادیاں ہوں۔ یہ بدعت نکالی ہے کہ **عید میلاد** منائی جاوے۔ اب اسپر زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف یاددہانی کے طور پر حضرت **خلیفۃ المسیح** کے الفاظ لکھ دیتا ہوں امید ہے کہ جماعت ان پر عمل کریگی۔ اور **ملا تو ئف لو تہ لو کم** ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہونے کی ضرورت نہ سمجھیگی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار مد پر ستراد کرتے ہیں۔

عید میلاد پر خلیفۃ المسیح کا فتویٰ

(از بدر ۶ اپریل ۱۹۱۱ء)

جماعت شملہ کا خط پیش ہوا کہ پیسہ اخبار میں یہ خبر پڑھ کر کہ عید میلاد کے دن لاہور میں احمدیہ جماعت کے جلسہ میں خواجہ صاحب لیکچر دینگے۔ ہم نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا

عید میلاد بدعت ہے

عیدیں دو ہی ہیں۔ اسطرح لوگ نئی نئی عیدیں بنانے جائینگے اور احمدی کہینگے کہ مرزا صاحب پر الہام اول کے دن ایک **عید** ہو اور یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے انھوں نے کوئی تیسری عید نہیں منائی۔ بلکہ انکا یہی مسلک رہا ہے

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے محب تھے مناتے۔ ایسی **عید نکالنا جہالت کی بات ہے۔** اور نکالنے والے **صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں ورنہ ان میں کوئی دینی جوش نہیں۔**

اس فتوے کے بعد ضرورت نہیں کہ اسپر کچھ اور لکھا جاوے یہ محض یاددہانی کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ تا کہ ایسا نہو کوئی بھائی غلطی کھائے۔

جناب سر لوئیس ڈین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی تقریر کا اثر

انڈیا بھر کی کام کرنیوالی ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر نے مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اشاعت بھیجی ہے جسکو میں نہایت خوشی سے درج کرتا ہوں (ایڈیٹر)

"مہاراجہ صاحب فریدکوٹ کی شادی مبارک کے موقعہ پر دربار میں جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے جو تقریر فرمائی تھی اسمیں نہایت موثر الفاظ میں شراب خانہ خراب کی تباہیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:-

"نیز کونسل وہی کوشش کر رہی ہے کہ شرابخوری کی مضرتوں کا سدباب ہو جو کہ وسطی پنجاب اور بالخصوص سکھ قوم کو نقصان عظیم پہنچا رہی ہے۔ میں یہ معلوم کرکے خوش ہوں کہ اس معاملہ میں کونسل کی امداد کو قابل تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک زبردست جماعت (امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی) موجود ہے جس کا ثبوت وہ نہایت دلچسپ ڈراما ہے جو غیر پیشہ ور (امیچر ایکٹرز) اصحاب نے گذشتہ رات کیا تھا۔ اور جسکا کچھ حصہ دیکھ کر میں نہایت محظوظ ہوا" ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر ایک بڑی بھاری تحریک سکھوں میں شرابخوری کے انسداد کے لئے ان دنوں میں جاری ہو جائے جبکہ اعلیٰ سکھ خاندانوں میں شادیاں ہو رہی ہیں تو مہاراجہ فریدکوٹ کی شادی کی بہترین یادگار ہوگی"

چنانچہ ہز آنر کی اس قابل قدر تقریر سے متاثر ہو کر سردار بہادر کرپال سنگھ صاحب نانو الہ نے اسکی قدر کی اور اپنی صاحبزادی کی شادی کے مبارک موقعہ پر جو بالوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو بلا کر ٹمپرنس ڈراما ٹمپرنس بھجن اور ٹمپرنس لیکچر کروائے اور میجک لینٹرن بخش و بائسکوپ کے دلچسپ اور سبق آموز مناظر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ان کے دیکھنے والے اصحاب کی تعداد آٹھ سو سے کسی حالت میں کم نہ ہوگی۔ تین شب برابر تین بجے رات تک یہ سبق آموز نظارے تماشہ رہے اور تقریباً ۲۰ کارکنان امرتسر ٹمپرنس تعلیم یافتہ

ہر ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی اصحاب نے اس مبارک موقعہ پر مختلف مگر دلچسپ طریقوں سے ٹمپرنس پرچار کیا۔ سردار بہادر ممدوح نے مبلغ ۱۰۱ روپیہ ٹمپرنس ڈراما کے اخراجات اور ٹمپرنس ٹریکٹس کی اشاعت کے لئے دیا۔ اور تقریباً پچھزار ٹریکٹ سوسائٹی نے اس موقعہ پر تقسیم کئے۔ سردار بہادر کے نیچرل دوستوں نے نہایت پریم اور [illegible] سے اس شادی کے موقع پر تمام اصحاب کی خاطر و تواضع کی۔ اور سردار حاکم سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ ڈسکہ سمدھی سردار بہادر و سردار ہرچرن سنگھ صاحب ضلعدار [illegible] ڈاکٹر ڈھوما [illegible] داس صاحب سردار اودم سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس [illegible] لالہ گورداسرام صاحب ضلعدار [illegible] لالہ نانکچند صاحب نائب انسپکٹر پولیس [illegible] سردار بساکھا سنگھ صاحب سردار موہن سنگھ صاحب۔ سردار بہادر کے صاحبزادہ سرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمّۃً واحدۃ

دُنیا میں تمام انسان بلحاظ انسانیت کے ایک ہی گروہ ہیں۔ ایک ہی جماعت ہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کان الناس امۃ واحدۃ (ترجمہ تمام انسان ایک ہی گروہ ہیں) لیکن پھر اس گروہ کے کئی اقسام ہیں۔ ان میں امراء ہیں۔ جن کو علی العموم خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں۔ کوئی دینی کاموں، دینی اعمال، دینی شوق و ذوق سے ان کو زیادہ سروکار نہیں۔ الا ماشاء اللہ اسی واسطے قرآن کریم میں آیا ہے وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا۔ پھر ہر ایک مذہب میں گدی نشین ہوتے ہیں۔ ان کو بھی شرعی پابندی کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ خصوصاً مسئلہ زکوٰۃ سے تو ان کے کان بالکل نا آشنا ہوتے ہیں۔ پھر کچھ گروہ علماء کا ہوتا ہے۔ پہلے علماء بھلائی اور بہتر جانتے تھے۔ مگر آجکل کے علماء بسبب غربت کے رات دن اپنے پیٹ بھرنے کی فکر میں ہیں۔ اور اپنے دیگر محلہ داروں کی طرح دُنیوی دھندوں میں مصروف ہیں۔ گو اُس مال کے عوض میں جو انہیں اپنے محلہ داروں سے ملتا ہے۔ نماز بھی پڑھا دیتے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے مصداق کم ہوتے ہیں۔ امراء کا خوف محلہ داروں کا ڈر ان کو ہر وقت رہتا ہے۔ خوشامد بن کر تاویلات بیجا سے کام لیتے ہیں۔ کچھ عوام کا گروہ ہے۔ جن کو اپنی دنیاداری سے فرصت ہی نہیں۔ کہ دین کی بات کو سوچ سکیں۔ نیز ان میں اہل فہم کی کمی ہے۔ ایک گروہ اخبار نویسوں کا ہے جن میں اکثر اخبار کی اشاعت کی فکر میں ہیں۔ خواہ وہ قوموں کو آپس میں لڑانے سے حاصل ہو۔ خواہ قوت باہ اور جوانمردی کے اشتہار چھاپنے سے ہو۔ غرض ان کو اصل فکر ترقی اشاعت کا ہوتا ہے۔ اور مستثنیات تو ہر قوم میں ہوتے ہی ہیں۔ یہاں گفتگو اکثر کے متعلق ہے۔ خواہ تیز زبانی سے۔ خواہ کسی بڑے آدمی کے برخلاف شور و شغب اٹھانے سے ہو۔ مثلاً میاں اہلحدیث ہیں۔ کہ نام تو انہوں نے اہلحدیث رکھوایا ہے۔ مگر جو لوگ حدیث کی مخالفت میں سخت سے سخت دریدہ دہنی کر رہے ہیں اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ البتہ ہر اخبار میں احمدیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں۔ اور اسی میں اخبار کی اشاعت اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ایسا ہی پیسہ اخبار ہیں جو اگرچہ مذہبی اخبار نہیں ہونے کے مدعی نہیں مگر مذہبی لوگوں کی طرح ہمارے متعلق دینی رنگ کے ... ین کو پسند کرتے ہیں۔ انا للہ۔ بشرطیکہ ہمارے سلسلہ کے خلاف وہ مضمون اور اس فرض کے ادا میں اوّل نمبر کے نہیں تو کسی سے کم بھی نہیں۔ ایسا ہی آریہ صاحبان کے اخبار ہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ انا پ شناپ احمدیوں پر حملے کرتے رہنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کبھی لکھ دیتے ہیں کہ ان میں اختلاف ہوگیا۔ کبھی چھاپ دیتے ہیں کہ خلافت پر جھگڑا کھڑا ہوگیا۔ ایک آریہ ایک نوٹ لکھ دیتا ہے۔ دوسرے اس پر مزید در مزید حاشیے چڑھاتے ہوئے نشر و نقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اخباروں کے صفحے کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

غرض یہ سب گروہ ہیں۔ مگر ان کے علاوہ قدرت الٰہی سے ایک ایسی مخلوق بھی ہے۔ جو کچھ خوابیں دیکھتے رہتے ہیں۔ اور اپنے کشف اور الہام کے ذریعے عجیب عجیب خبریں اپنے اور دوسروں کے متعلق اُڑاتے رہتے ہیں۔ بعض ان میں سے کچھ خاموش ہوتے ہیں۔ اور ایک وقت تک خاموش رہتے ہیں۔ پھر جوش انہیں اٹھتا ہے۔ یہ جوش کبھی ابھرتا ہے۔ کبھی دبتا ہے۔ ممکن ہے کہ اُن میں سے بعض مرفوع القلم بھی ہوں مگر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو انبیاء کا بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ہر نبی کے زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں۔ بائیبل میں ان کا نام نالگیرے اور جادوگر رکھا گیا ہے۔ امّت محمّدیہ میں مثلاً ابن صیاد جو ہمارے نبی کریمؐ کے عہد مبارک میں مدعی رسالت ہوا۔ اور آپؐ سے اس نے خود مدینہ میں گفتگو کی۔ اور ان سے ان سے ایک مسیلمہ بھی تھا۔ امّت موسویہ میں بلعم باعورا کا قصہ توریت و قرآن دونوں میں ہے۔ بلکہ قرآن کریم میں تو فرماتا ہے۔ آتیناہ آیتنا۔ اور ہمیشہ ہر وقت ہر ایک مجدد کے وقت بھی ایسے لوگوں نے اپنا جوش دکھلایا۔ ایسے لوگوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی جماعت اور گروہ میں اختلاف ڈالیں۔ کچھ بے شغلے کم فہم ان کی ہاں میں ہاں ملا کر اُن کو اُبھارتے رہتے ہیں۔ مگر یہ گروہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی مثال میں چراغ الدین جموں ہے۔ جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ مگر مرض طاعون سے نامراد مرا۔ فقیر مرزا جس کو حضرت مسیح موعودؑ کی ذلت اور موت کے متعلق الہام ہوا تھا۔ اور چند روز کے بعد خود ہی مر گیا۔ ایسا ہی ڈاکٹر عبدالحکیم بھی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تیماپور کے مولوی عبداللہ مہدی بنتے ہیں۔ اور بھی کوئی کوئی فصلی ملہم کبھی کبھی ایک انک لگا دیتا ہے ایک مجنون قادیان میں بھی پھرتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ لوگ ایک حد تک قابل رحم ہوتے ہیں۔ اور ان کو چھیڑنا مناسب نہیں ہوتا اسی واسطے ہم ان کے متعلق چنداں اخبار میں کچھ ذکر نہیں کیا کرتے مگر دوسرے اخباروں کے اڈیٹر۔ ریفارمر اور ان کے کارسپانڈنٹ ان لوگوں کے وجود کو بھی ہماری مخالفت کا معتدبہ ہتیار دکھلاتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے ایمان کو استغفار اور دعاؤں کے ساتھ محفوظ رکھے۔

(بدر)

دردمند دل کی ایک صدا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۱ فروری ۱۹۱۲ء کو بعد درس کلام اللہ کھڑے ہو کر طلباء مدرسہ کو یہ نصیحت فرمائی۔ ایڈیٹر۔

میں اس وقت ایک بات کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ جب میں بیعت لیتا ہوں۔ تو چھوٹے چھوٹے بچے میرے ہاتھ پر بیعت کے لئے ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ اور بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ میں ان کو منع نہیں کرتا۔ میں پانچ مرتبہ قرآن کا درس دیتا ہوں۔ بیمار بھی ہوں۔ تمہاری بھلائی کے لئے پانچ مرتبہ درس دیتا ہوں۔ تمہارے ماسٹر تنخواہیں پاتے ہیں اور مجھ کو تم سے کسی اجر کی توقع نہیں۔ مجھ کو تم لوگوں سے محبت ہے میری خواہش ہے اور دعائیں کی ہیں۔ کہ تم میں سے کچھ دیندار بندے پیدا ہوں۔ یاد رکھو۔ جب تک تم میں سے لائق لائق لڑکے پیدا نہ ہوں گے۔ تو اسلام کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام تمام نظام عالم کو سبب اور مسبب سے وابستہ کیا ہے۔ جس طرح عالم اسباب میں کوئی کام بلا سبب نہیں۔ اسی طرح کوئی قوم جب تک ترقی کے اسباب پیدا نہ کرے۔ ترقی نہیں کر سکتی۔ باقی کھانے پینے وغیرہ میں کتے اور گدھے بھی مشابہ ہیں۔ عالم اسباب میں بڑا بننے کے لئے تم لوگوں کو بڑا بننا پڑیگا۔ کھانا نمک سے مزیدار ہوتا ہے۔ لیکن اگر نمک ہی بگڑ جائے تو کھانا کس طرح یہ تڑپ تمہارے ماسٹروں میں بھی نہیں۔ تم یہاں آکر کیا کرتے ہو۔ تم میں بہت سے جرّت نماز پڑھتے ہیں۔ اسلام میں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور نماز دو بڑے اصول ہیں۔ آج ایک لڑکا بیمار میرے پاس آیا۔ اُس کی بیماری اچھی نہیں۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ تماکو کی کثرت استعمال سے اس کو یہ نقصان پہنچا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ تم تماکو پیتے ہو۔ اُس نے جیب سے سگرٹ کی ڈبیہ نکال کر دکھائی۔ تم لوگوں سے اکثروں نے جنہوں نے میری بیعت کی ہے۔ بالخصوص نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اگر تم ان عادات بد کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ہمارا مدرسہ چھوڑ دو ہم کو تمہاری پرواہ نہیں ہے۔ تم چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو تم سے بہتر لڑکے دیدے گا۔ ایک لڑکا جس پر ہم نے ہزاروں روپے خرچ کئے تھے۔ اس نے مجھ کو خط لکھا کہ میں تمہارے مذہب سے پھرتا ہوں۔ اور آج سے تم سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ میں نے اُس کو لکھا کہ تمہارا خوشی کا خط مجھ کو ملا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عوض ہم کو ایک جماعت عطا کریگا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ مَن یرتد ...... دیکھو لا الٰہ الا اللہ پر پکے رہو۔ نمازیں پڑھو۔ گندے لڑکوں سے بچو۔ عادات بد مت پھیلاؤ۔ وہ لڑکے جو عادات بد کو نہیں چھوڑ سکتے۔ وہ بیشک چلے جائیں۔ ہم کو ذرا بھی پرواہ نہیں۔ تمہارے ماسٹر شائد گھبرائیں گے لیکن ہم نہیں گھبراتے۔

ریویو

تحفۂ بنارس برادرم صادق کا وہ لیکچر ہے۔ جو اُنہوں نے کاشی (بنارس) میں دیا تھا۔ یہ لیکچر نہایت قیمتی چیز ہے۔ اس میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ سلسلہ کا حق بہت عمدگی سے ادا کیا گیا ہے کہیں کہیں عیسائی صاحبان کی بھی خصوصیت سے ضیافت کی ہے۔ اس قسم کے رسالے مفت شائع ہونے مناسب ہوتے ہیں۔ اور اگر احباب متعدد کاپیاں لیکر اپنے ہندو دوستوں کو بھیجیں۔ تو مفید ہو۔ خصوصاً بنارس اور اس کے نواح میں تو ہزاروں کاپیاں پھیلا دینی چاہئیں۔ عمدہ کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ ۴ر قیمت ہے دفتر بدر سے لو۔

اردو اس نام کا ایک ماہواری رسالہ جالندھر شہر سے مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی ایڈیٹری سے شائع ہونے لگا ہے۔ مولوی فتح محمد خان صاحب ایک مشہور اہل قلم اور اہل لسان بزرگ ہیں۔ رسالہ اردو کے ذریعہ اردو زبان کی بہترین خدمات کی توقع کرنا نامناسب نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اردو زبان کے لئے اچھے دار مضامین لکھا کرتے ہیں۔ اور اس کے بقا اور قیام کے لئے جدوجہد کیا کرتے ہیں اگر انہوں نے رسالہ اردو کی سرپرستی نہ کی۔ تو صاف سمجھا جائے گا۔ کہ اُن کا رونا دھونا محض خیالی اور نمائشی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت صرف تین روپیہ سالانہ ہے۔ جالندھر شہر سے ملیگا۔

شیٔ قدیر (اللہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھنے میں بڑے دلیر ہیں۔

کچھ داؤد و سلیمان علیہم السلام کی نسبت

سورۂ ص میں چند آیات کے معانی نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت داؤد پر تہمت لگا دی ہے کہ آنھوں نے اوریا کی بی بی کے خاوند کو جنگ میں بھجوا کر مروا دیا اور اس کی بی بی سے نکاح کر لیا۔ اور فرشتے انہیں سمجھانے آئے۔ حالانکہ وہ [illegible] کہ وہ [illegible] دشمن تھے کہ دیواریں پھاند کر آپ کے مکان [illegible] گئے تھے۔ آپ بہت گھبرائے کہ ملک میں [illegible] کا غلبہ ہے اور وہ یہانتک دلیر ہو گئے ہیں کہ شاہی خیموں میں کود کر آنے میں تامل نہیں کرتے۔ مگر معاً شاہی رعب ان پر غالب آیا اور انھوں نے ایک جھوٹی بات بنالی۔ آپ نے نہایت متانت سے انھیں جواب دیا۔ اور ظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ کے یہ معنی ہیں کہ جب داؤد نے یقین کیا کہ رعایا میں بغاوت اور بدامنی کا زور ہے تو سمجھا کہ کوئی کمزوری اور نقص ہے جس کی وجہ سے میرے رعب و جلال میں فرق آ رہا ہے۔ اس نے خدا سے مغفرت طلب کی اور خدا کے حضور گر پڑے تو خدا نے آپ کی حفاظت کی اور اپنے تسلی بخش کلام سے ممتاز فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ خلیفہ تو ہم نے تجھے بنایا۔ ان کمبختوں کی شرارتوں کا کیا خوف اور کیوں پریشان ہوتے ہو تم حق حق فیصلہ کرتے جاؤ اور عدل و انصاف پر قائم رہو تمہاری ہی فتح ہو گی۔

حضرت سلیمان کی نسبت بعض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ آپ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی۔ تو گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تلوار سے اڑا دیا۔ یہ محض نا بہ فعل ایک نبی کی شان سے بعید ہے۔

بات یہ ہے کہ آپ گھوڑوں کا معائنہ فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کہ حب بھی دو قسم کی ہے۔ بعض حبیں دکھ کا موجب ہوتی ہیں جیسے عشق۔ مگر میری یہ حب جوان گھوڑوں سے ہے پسندیدہ حب ہے۔ کیونکہ ان سے میں اپنے مولا کو یاد کرتا ہوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان بیان کرنے میں مشغول رہے اتنے میں گھوڑے سامنے سے گزر گئے۔ (توارت بالحجاب) آپ نے فرمایا انہیں پھر واپس لاؤ۔ جب پھر گزرنے لگے تو آپ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ گھوڑوں کو پیار کرنے کا یہی طریق ہے۔ اگر مسح کے معنی تلوار مارنے کے ہی ہوں تو پھر سب سے پہلے وضو کرنے والے بھی اپنی گردن کاٹ لیا کریں۔

آپ ہی کے متعلق القینا علیٰ کرسیہ جسداً ثم اناب آیا جس سے مراد یہ ہے کہ آپ کا بیٹا نالائق تھا اور ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی

سے مراد رضا و قرب الٰہی کا مقام ہے۔

ایوب صابر

دوسری کتابوں کے قصے اور خدا کی کتاب میں جو واقعہ گذشتہ بیان ہو اس میں فرق یہ ہے کہ خدا کی کتاب میں صرف قصہ نہیں ہوتا۔ بلکہ بتایا جاتا ہے جو ایسا کریگا وہ بھی انھیں انعامات سے سرفراز ہوگا۔ چنانچہ وذکریٰ لاولی الالباب اور کذالک نجزی المحسنین ایسے پاک کلمات سے ان کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

حضرت ایوب کے صبر کا بیان کیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام خدا کے حضور بڑے ادب سے کام لیتے ہیں۔ وہ کبھی [illegible] کو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ جب وہ خدا کے حضور اپنی تکالیف کے متعلق گڑگڑائے تو ارشاد ہوا ارکض برجلک اپنی سواری کو اس سرزمین کی طرف لیجا جہاں آپ کے لئے آرام کے سامان مہیا ہیں۔ اور وہاں اہل و عیال اور احباب اس کی مثل دئے جاوینگے۔ اور اپنی سواری کو درخت کی ایسی شاخوں سے جس کے ساتھ پتے بھی ہوں چلائے جا تاکہ اسے ضرر نہ پہنچا۔ یہ دراصل ایک پیشگوئی تھی نبی کریم صلعم سے بھی ایسا ہی معاملہ پیش آنیوالا تھا۔ چنانچہ آپ نے بھی مکہ سے ہجرت فرمائی۔ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے بہت سے اہل اور وفادار احباب پائے اب بھی جو خدا کی راہ میں ہجرت کرے اس کے لئے امن و آسائش بموجب وعدہ الٰہی یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ موجود ہے۔ اور ہرگز خیال نہ کرے کہ اگر میں اپنا گھر یا اپنے رشتہ دار چھوڑ کر جاؤنگا تو نقصان اٹھاؤنگا خدا تعالیٰ ایسے شخص کو بہتر سے بہتر احباب و اصحاب اور رشتہ دار دیگا۔

راستباز کی پہچان

کسی نبی کسی مامور کے دل میں یہ خواہش پنہاں نہیں ہوتی کہ میں لوگوں کا حاکم بنوں اور بڑا آدمی کہلاؤں وہ مخلوق سے کنارہ کش اور گوشہ نشین ہوتے ہیں پھر خدا تعالیٰ انہیں اپنے حکم سے نکالتا ہے۔ تو وہ مجبور ہو کر پبلک میں آتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو دیکھو کہ آپ کے دل میں ہرگز یہ بات نہ تھی کہ میں قوم کا امام بنجاؤں چنانچہ ارشاد ہونے پر عذر و معذرت کرتے اور اپنے بھائی کو افصح منی سے پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلعم فرماتے ہیں ماکان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون مجھے کیا علم تھا کہ ملاء اعلیٰ میں میری نبوت کی نسبت کیا مباحثات ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ہر مامور کی بعثت پر آسمانوں میں بڑی بحث ہوتی ہے

پھر ہر نبی کے لئے ایک نہ ایک بڑا دشمن اٹھتا ہے جسے ایک وقت مقررہ تک مہلت دیجاتی ہے تاکہ اپنا زور لگا لے اور اپنے تمام قویٰ اور لاؤ لشکر کے ساتھ ناکام رہکر ثابت کر دے کہ یہ مامور واقعی خدا کا برگزیدہ ہے۔

اسی نبی کے ہر ایک قول و فعل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بناوٹ اس میں بالکل نہیں اس کی کوئی بات بناوٹ سے نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کا کوئی فعل تکلف سے ہوتا ہے۔ اور نہ وہ خلقت کو نصیحت و دنیوی فائدہ اٹھانے کی امید یا نیت پر کرتے ہیں۔ بلکہ وہ بار بار اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا اجر خدا پر ہے۔ چنانچہ سیدنا و مولانا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سنا دو ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین

اسی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے آپ اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔ ؎

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھکو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا تیرا ہی ہے سب برگ و بار

اور آپ میں تکلف اور بناوٹ نام کو نہ تھی اس کی شہادت ہزاروں آدمی دے سکتے ہیں نہ تقریر میں کوئی بناوٹ تھی نہ تحریر میں نہ لباس میں اور ان اجری الا علی اللہ پر جو عمل فرمایا وہ تو اب بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اپنے لئے باوجود اس قدر روپیہ کے آنے کے کوئی جائداد نہیں خریدی۔ اور نہ کوئی نفع اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

حروب صلیبی کے تذکروں میں متعصب [illegible] مورخوں نے دروغ بافیوں کی انتہا کر دی تھی یار سے انگلستان کی [illegible] روشن خیال جماعت نے واقعات کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے ایک منصفانہ کتاب لکھ کر مسلمانوں پر احسان کیا جس کا ترجمہ ماہ بماہ

الناظر

میں شائع ہوتا ہے جو صرف ع۳ سالانہ میں اعلیٰ درجہ کے علمی تاریخی۔ فلسفی تمدنی اخلاقی اور ادبی مضامین نظم و نثر کے علاوہ حصہ بالالتزام برانگریزی ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہدیہ ناظرین کرتا ہے نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ منیجر رسالہ الناظر

مسلمانوں کا مشیر

ہفتہ وار "المشیر" ہے جو ان کے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ ان کی تمدنی برائیوں کا مصلح ان کی تعلیم کا حامی ان کی اتحادی عملی و علمی۔ اخلاقی اور مذہبی اور دماغی مذاق پیدا کرنیوالا ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت صرف تین روپیہ سالانہ

المعلن منیجر اخبار المشیر مرادآباد

لاہور میڈیکل کالج کے پروفیسروں کو پریکٹس کی ممانعت

میڈیکل کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے کالج مذکور کے بعض ہندوستانی پروفیسروں کے نام ایک نرالا اور بھنگم حکم جاری کیا ہے کہ وہ آئندہ اپنی پرائیوٹ پریکٹس کو جاری نہ رکھیں اس حکم کے وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں مگر اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اس حکم کو لاہور کی تمام دیسی آبادی نے نہایت ناراضگی اور کراہت سے دیکھا ہے۔ میڈیکل کالج لاہور کو قائم ہوئے ایک لمبا زمانہ گذر گیا اور بیسیوں پروفیسر یکے بعد دیگرے یہاں آئے اور کبھی کسی حال میں بھی پروفیسروں کے طبی مشورے سے پبلک کو محروم نہیں کیا گیا۔ ہسپتال کے اوقات مقرر ہیں اور اس کے علاوہ عوام بھی وہاں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے چہ جائیکہ متوسط الحال اور کاروباری آبادی اس سے فائدہ اُٹھا سکے اس کی ایک ہی صورت تھی اور ہے اور یہی کہ وہ تجربہ کار پروفیسر اپنے خارجی اوقات میں اپنی طبی خدمات سے پبلک کو فائدہ پہنچائیں۔ یہی دستور اب تک چلا آیا ہے اور اس میں کسی تبدیلی کا واقع ہونا نہ صرف عام ناراضگی کا موجب ہے بلکہ پبلک کی قیمتی زندگیوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ لاہور کے ان پروفیسروں میں ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ہیں جن کی طبی قابلیت کے ذریعہ عام نفع رسانی کا شہرہ ہو رہا ہے۔ جہاں جہاں ان لوگوں نے کام میں آنے سے پہلے کام کیا ہے وہاں کے باشندے اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ انھوں نے کس ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے فرض کو پورا کیا ہے۔ وہاں سکھ پا

لاہور کی صحت کی جو حالت ہے وہ میونسپل کمیٹی لاہور میں پیش ہونے والی تجاویز سے عیاں ہے ایسی حالت میں ان قابل ڈاکٹروں کے طبی مشورے سے پبلک کو محروم کر دینا ایک سخت ظلم ہے اور ایسی فروگذاشت ہے جس کی تلافی بہت جلد ہونی چاہئے۔ ایسے حالات میں کہ لاہور کی آبادی بڑھ رہی ہے اور وہاں کے متوسط الحال اور شریف لوگوں کو ان ہندوستانی ڈاکٹر صاحبان کے وجود سے خواہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان ایک قیمتی مدد مل رہی ہے مناسب تو یہ تھا کہ ان لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے خاص الونس دئے جاتے تاکہ وہ پبلک کی خدمات کے لئے اپنے اوقات کو اور بھی فارغ کر سکتے مگر برخلاف اس کے انھیں اس پریکٹس سے بھی روکا جاتا ہے جو وہ پہلے سے کر رہے ہیں اور اپنی جیب سے اکثر اوقات نہایت قیمتی ادویات غربا کو تقسیم کرتے اور بعض صورتوں میں ان کے دیگر اخراجات کو بھی برداشت کرتے ہیں غرض یہ حکم سراسر لغو اور نقصان دہ اور ہندو مسلمان اخبارات اس کی لغویت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لاہور میں ہندو مسلمانوں کے متفقہ جلسے کئے جاویں اور اس حکم کی لغویت کو پبلک آواز کے ذریعہ گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچایا جاوے اور نہ صرف لاہور میں بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں ایسے جلسے ہونے چاہئیں بالآخر سر لوئی ڈین کی گورنمنٹ سے ایسی توقع کرنی فضول نہیں ہے کہ وہ اس بے معنی اور لغو حکم کو منسوخ کرکے لاہور کی آبادی کو خصوصاً اور کل اہل ملک کو عموماً شکر گذاری کا موقع دینگے ✣

ایک زنڈی کی کمائی وقف ہو رہی ہے

بٹالہ ضلع گورداسپور سے یہ حیرت انگیز خبر آئی ہے کہ مسماۃ اروڑی کنجری کا ساری عمر کا اندوختہ جو اس نے حرامکاری سے جمع کیا تھا انجمن اسلامیہ بٹالہ کے بعض نادان دوست انجمن مذکور کو اسلامی اغراض کے لئے بصیغہ وقف دلانے کی کوشش کر رہے ہیں ہم ان لوگوں کی نیت پر حملہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ مگر اتنا ضرور کہونگا کہ اس سے انجمن اسلامیہ ہی کی سخت بدنامی اور توہین نہوگی بلکہ اسلام کا مضحکہ اڑایا جاویگا۔ کہ ایک ایسی عورت کا مال جو اپنی عمر بھر فسق و فجور میں مبتلا رہی اور جو اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی صریح خلاف ورزی اور عفت سوزی سے حاصل کیا ہے وہ ایک ایسی انجمن کے سپرد ہو جو مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہونی چاہئے ایسے مال لیکر گویا انجمن دوسرے لوگوں کو شوق دلاتی ہے کہ وہ بھی حرامکاری یا سود یا شراب فروشی وغیرہ کے ذریعہ سے ناجائز اموال پیدا کریں۔ اور انجمن کو بغرض ثواب دیدیں۔ یہ بُرا نمونہ اور قابل شرم کارروائی بٹالہ کی انجمن کے لئے کلنک کا ٹیکا ہوگی۔ انجمن مذکور کو ایسا مال لینے سے پہلے علماء سے صاف الفاظ میں فتویٰ حاصل کرنا چاہئے ہم مفتی یا قاضی نہیں اور فتویٰ دیتے ہوئے بہت کچھ خوف خدا سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی فتویٰ دینے کو طبیعت نہیں۔ بجز اس کے کہ اس کی کراہت ظاہر ہے اور مال حرام کا وقف شرعاً جائز نہیں معلوم ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مال مذکور کے لئے باضابطہ مقدمہ بازی شروع ہو گئی ہے انجمن کو کیا ضرورت ہے کہ اس خبیث مال کے لئے لوگوں کے گناہ سے کمائی کو خرچ کرے وہ اس مال کو الخبیثات للخبیثین پر عمل کرکے چھوڑ دے ہمارے خیال میں ان لوگوں کو جو اس مال کے وارثان بازگشت ہیں بھی یہ کہنے سے نہیں رکتے کہ اگر ان میں اب تک وہی عمل جاری ہے تو وہ خوف خدا کریں اور توبہ کریں پاک اور طیب مال کمائیں اس میں ان کے لئے بہتری اور بھلائی ہوگی۔ نہ صرف ان کی عاقبت سنور جائیگی بلکہ وہ خدا کے فضل سے دنیا میں بھی سرخرو ہو جائینگے۔ غور تو کرو کہ اس مال حرام نے اس زانیہ کو کیا نفع دیا جو تم اس سے توقع کرتے ہو۔ اس کا پہلا کرشمہ تو یہی ہے کہ مقدمہ بازی کی نوبت آئی۔ پھر انجام تک خدا جانے کیا ہو ایسے اموال کا ایک ہی مصرف ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ آریوں اور عیسائیوں کی ان کتابوں کے جوابات چھاپ کر مفت تقسیم کئے جائیں جو انھوں نے اسلام کی مخالفت میں لکھی ہیں کیونکہ یہ وقت جہاد بالقلم ہے

بہرحال اس مال کو انجمن گوشت خر دندان سگ سمجھ کر چھوڑ دے اور وارثوں کو نیک نصیحت کرے اور اس مال کے اس طریق پر خرچ کرنے کا مشورہ دے جو علماء کے نزدیک صحیح ہو۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ خانبہادر میاں غلام فرید صاحب پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ بٹالہ اس وقف کے خلاف ہیں۔ اور انھوں نے عام مجمع میں اپنے مکان پر اور سٹیشن بٹالہ پر بزور کہا کہ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ روڑی کا مال حرام انجمن کے لئے لیا جاوے۔ بہرحال ضرورت ہے کہ اس سوال پر انجمن اسلامیہ بٹالہ دینی پہلو سے غور کرے اس کے متعلق بٹالہ سے ایک مختصر سی مراسلت بھی پہنچی ہے جو درج ذیل ہے

"مسماۃ اروڑی کنجری (فاحشہ عورت) جو تھوڑے دنوں سے بہت سا مال منقولہ و غیر منقولہ بٹالہ میں چھوڑ کر مر گئی ہے جس کا سوائے زنا کے اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں رکھتی تھی سنا جاتا ہے کہ ایک بزرگ اس کے متروکہ مال حرام کو بطور وقف کے انجمن اسلامیہ بٹالہ کو دلانے کی کوشش کر رہے ہیں معلوم نہیں کہ اس میں اصلی غرض کیا ہے کہ انجمن اسلامیہ کو ایسے مال کا لینا شرعاً ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ مال حرام وقف اور اسلامی اغراض میں خرچ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے خبیث مال کے لینے میں انجمن اسلامیہ کی سخت بدنامی بلکہ مسلمانوں کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ ہوگا۔ اگرچہ مسلمانوں پر ہر طرف سے ادبار کی دھواں دھار گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں مگر تاہم یہاں تک نوبت نہیں پہنچی کہ اسلامی اغراض کے لئے ایسا مال حرام ہی لیا جاوے۔ اور شراب کا وقف شرعاً جائز ہے جو ایسے مال حرام کا وقف جائز ہو جاوے کیا اسلام پاک کے کام سوائے ایسے ناپاک مال کے چل ہی نہیں سکتے۔ ہم توجہ دلاتے ہیں کہ بزرگ موصوف اور انجمن اسلامیہ بٹالہ ایسے مال کے لینے سے قطعی پرہیز کریں اور اسلامی اخبارات ایسے امور کے انسداد اور مخالفان اسلام کے حملوں سے اسلام پاک کو بچانے کے لئے اپنا زور قلم دکھائیں۔"

راقم ایک خیر خواہ انجمن اسلامیہ بٹالہ

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا یا ہمارے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اسپر دو مضمون لکھے ہیں ایک نظم میں اور ایک نثر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے کہ ہم توجہ تو دلاتے ہیں اتنا ضرور کہونگا کہ توجہ دوطرفہ شکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو کو توجہ نہیں فرماتے کام نہیں چلیگا۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار میں شائع کرتے رہینگے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

پھر احمدیوں کے سامنے میرا اپیل ہے
کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
کیا ان کا کلام ہے کیا نفیس و پاک
دعویٰ نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
بعض عبارتوں میں ہے گو خضر کا مزا
اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
انگور جلتے ہیں بہشتی انار و سیب
ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں با مزا
آب روان کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں
ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما
ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام
اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
عیسیٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا
اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
مہدی کا ہے کلام خدا کیطرف سے بس
گویا زبان سے بولی رہا جبرئیل ہے
سلطان ہے تم کا ہمارا وہ پیشوا
عیسیٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے
اس کی ہر ایک کتاب میں ہے نور و معرفت
عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے
اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ نفع
اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے
میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں
پڑھ پڑھ کے قصہ ہوتی طبیعت علیل ہے
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام
جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم
کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل
اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جن میں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جن کے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جن کا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل ان کا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہوا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گذشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالے جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سو تک پہنچ چکا ہے۔ وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے ماحول کے شائق کم تھے اور سستی کے خریدار بہت روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جس طرح کرمک شب تاب کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں دیتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے۔ جسقدر ان میں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے۔ کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ابھی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں۔ لہذا لوگ انھیں باسانی شوق کر خرید لیتے ہیں۔ انھیں گراں نہیں گذرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہیں اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیا کا فرق ہوتا کجا اصلی۔ کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہے تو قیمت کا فرق بھی ضروری اللازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرما دیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ یا یہ ان کی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ احباب تلافی مافات کرینگے۔ اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے۔ اس ذخیرہ کو جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے ہمیشہ رہینگے۔ آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایک دن کوچ کر جائینگے۔ حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ آپ پڑھو تم لو اور اغیار کو دو تاکہ تمہاری طرح ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے۔ اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو۔ اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کوئے گمنامی پڑا ہوا ہے اس کے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخبار کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رو بہ کمی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اس کے خریدار ہوں۔ لیکن ہماری جماعت نے ترقی معکوس فرمائی۔ مجھے امید تھی کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں۔ یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت و سستی کے دور کرنے کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی۔ اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے۔ اور اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے وہ چاہیگا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بدل و جان اسے منظور فرمائینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کے لئے درخواستیں آنے لگینگی۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

ناصر نواب از قادیان

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت مومن کی سعادت ہے اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ

تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے

اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی نہ حاصل کرے۔ اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اور اس میں بامحاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی

خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجاز قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح (مد ظلہ العالی)

کے درس سے لیے ہوئے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ ان کو کیا آپ نے اب تک نہیں پڑھا۔ اگر نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں۔ اس میں نور ہدایت اور شفا ہے۔

ہدیہ فی پارہ (عہ) ایک روپیہ

نوٹ

آٹھ پارے طیار ہیں آٹھوں کے اکٹھے خریدار سے مبلغ (سے) معہ محصول ڈاک

دفتر الحکم قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو۔

بچوں کی تندرستی



والدین کے لئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر سست اور پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً

اسکاٹس ایملشن

دینا چاہیے۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔

استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی دوائیں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ کی گرانی و مروڑ نہیں ہوگا۔ حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ۱۷ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آئے ہیں یہ گولیاں کل میں بنی ہیں۔ مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ سو گولیوں کی ڈبیہ قیمت ۵ سر ایک سے ۲ ڈبیہ تک محصول ڈاک ۵ر

دردسر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بڑھجاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو دور کرتا ہے اور ریاح جس سے ٹیس چمک پڑکر رگوں میں لہرکن کھنی جو کہیں چھونے سے ہو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ اس لئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت ۳ ٹکیوں کی ایک ڈبیہ ۲ محصول ڈاک ایک سے ۲ ڈبیہ تک ۲ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اس جگہ کسی صاحب کا اشتہار چھپنا چاہئے

روانہ فرمائیں

(منیجر الحکم)